جو ایمانِ ابو طالب کے قائل ہیں ان کی تکفیر نہیں کی جاسکتی

01

فتاوٰی رضویہ — جلد ۲۹

بلکہ دونوں کا ثبوتِ کفر بھی ایک سا نہیں، ابوطالب کے باب میں اگرچہ قول حق و صواب وہی کفر وعذاب، اور اس کا خلاف شاذ ومردود باطل و مطرود پھر بھی اس حد کا نہیں کہ معاذاللہ خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو اور ان اعداء اللہ کا کافر و ابدی جہنمی ہونا تو ضروریاتِ دین سے ہے جس کا منکر خود جہنمی کافر، تو فریقین کا نہ کفر یکساں نہ ثبوت یکساں، نہ عمل یکساں نہ سزا یکساں، ہر جگہ فرقِ زمین وآسمان، پھر مماثلت کہاں۔

جلد 29
صفحہ 742

Page 742 of 750

ثبوتِ کفر ۔۔ بھی اس حد کا نہیں کہ معاذ اللہ خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو اور ان اعداء اللہ کا کافر و ابدی جہنمی ہونا تو ضروریاتِ دین سے ہے جس کا منکر خود جہنمی کافر، تو فریقین کا نہ کفر یکساں نہ ثبوت یکساں، نہ عمل یکساں نہ سزا یکساں، ہر جگہ فرقِ زمین وآسمان (ملخصاً)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ خلقِ خدا میں سب سے زیادہ نیک سلوک کرنے والے ابو طالب تھے

02

عن جابر۔	جابر سے (ت)
(۴۰) وابن عساکر عن علی۔	ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے (ت)
(۴۱) والشیرازی فی الالقاب وابن عبدالبر وغیرھم عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم۔	القاب میں شیرازی نے ابن عبدالبر وغیرہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا۔ (ت)

(۴۲) اور ارشاد فرمایا کہ میں نے انہیں اپنا قمیص مبارک اس لئے پہنایا کہ یہ جنت کے لباس پہنیں۔ ابو نعیم نے معرفۃ الصحابہ اور دیلمی نے مسند الفردوس میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی:

قال لما ماتت فاطمۃ أم علی رضی اللہ تعالٰی عنھما خلع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قمیصہ والبسھا ایاہ، واضطجع فی قبرھا فلما سوی علیھا التراب قال بعضھم یارسول اللہ رأیناك صنعت شیئا لم تصنعہ باحد، فقال انی البستھا قمیصی لتلبس من ثیاب الجنۃ واضطجعت معھا فی قبرھا لاخفف عنھا من ضغطۃ القبر، انھا کانت احسن خلق اللہ صنیعا الیّ بعد ابی طالب۔[1]	فرمایا جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالٰی عنہا کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنا کرتا اتار کر انہیں پہنایا اور ان کی قبر میں لیٹے، جب قبر پر مٹی برابر کردی گئی تو کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! آج ہم نے آپ کو وہ عمل کرتے دیکھا جو حضور نے کسی کے ساتھ نہ کیا۔ فرمایا اسے میں نے اپنا کرتا اس لئے پہنایا کہ یہ جنت کے کپڑے پہنے اور اس کی قبر میں اس لئے لیٹا کہ قبر کے دبانے میں اس سے تخفیف کروں یہ ابو طالب کے بعد خلق خدا میں سب سے زیادہ میرے ساتھ نیک سلوک کرنے والی تھی۔ (ت)

(۴۳) بلکہ صحاح ستہ سے ثابت کہ جب عبداللہ بن ابی منافق کہ سخت دشمن حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تھا جس نے وہ کلمہ ملعونہ لئن رجعنا الی المدینۃ (جب ہم مدینہ کو لوٹیں گے الخ۔ ت) کہا، جہنم واصل ہوا حضور پُر نور حلیم غیور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ابن عبداللہ بن ابی کی درخواست سے کہ صحابی جلیل و مومن کامل تھے، اس کے کفن

جلد 9 صفحہ 116

[1] کنز العمال ... حدیث ۳۷۶۰۹ ...

بے شک ابو طالب حامی، ناصر، کفیلِ وغمگسارِ مصطفی تھے

اس میں شک نہیں کہ ابوطالب تمام عمر حضور سیّد المرسلین ﷺ کی حفظ وحمایت وکفایت ونصرت میں مصروف رہے۔ اپنی اولاد سے زیادہ حضور کو عزیز رکھا، اور اس وقت میں ساتھ دیا کہ ایک عالم حضور کا دشمنِ جاں ہوگیا تھا، اور حضور کی محبت میں اپنے تمام عزیزوں قریبیوں سے مخالفت گوارا کی، سب کو چھوڑ دینا قبول کیا، کوئی دقیقہ غمگساری وجاں نثاری کا نامرعی نہ رکھا۔

ابو طالب کے نعتیہ اشعار صحیح بخاری میں بھی موجود

04

فتاوی رضویہ — جلد ۲۹

تعالٰی علیہ وسلم کی تصدیق کرو فلاح پاؤگے۔ نعت شریف میں قصائد ان سے منقول ہیں اور ان میں براہ راست وہ امور ذکر کیے کہ اس وقت تک واقع نہ ہوئے تھے۔ بعد بعثت شریف ان کا ظہور ہوا، یہ سب احوال مطالعہ احادیث و مراجعتِ کُتب سیر سے ظاہر، ایک شعر ان کے قصیدے کا صحیح بخاری شریف میں بھی مروی:

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل[1]

(وہ گورے رنگ والے جن کے چہرے کے توسل سے مینہ برستا ہے، یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ت)

محمد بن اسحٰق تابعی صاحبِ سیر و مغازی نے یہ قصیدہ تمامہا نقل کیا جس میں ایک سو ۱۱۰ دس بیتیں مدح جلیل و نعتِ منیع پر مشتمل ہیں۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ شرح صراط مستقیم میں اس تی صدہ کی نسبت فرماتے ہیں:

فتاوٰی رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

۲۹

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

پاکستان (۵۴۰۰۰)

جلد 29

صفحہ 659

ردِ ناصبیت

Page 659 of 750

نعت شریف میں قصائد ابو طالب سے منقول ہیں اور اُن میں براہ راست وہ امور ذکر کیے کہ اس وقت تک واقع نہ ہوئے تھے۔ بعد بعثت شریف ان کا ظہور ہوا، یہ سب احوال مطالعہ احادیث و مراجعتِ کُتب سیر سے ظاہر ہے، ایک شعر ان کے قصیدے کا صحیح بخاری شریف میں بھی مروی ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ

ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل

ابو طالب کے بعض نعتیہ قصائد میں 100 سے زیادہ اشعار!

05

تعالٰی علیہ وسلم کی تصدیق کرو فلاح پاؤگے۔ نعت شریف میں قصائد ان سے منقول، اور ان میں براہِ فراست وہ امور ذکر کیے کہ اس وقت تک واقع نہ ہوئے تھے۔ بعد بعثت شریف ان کا ظہور ہوا، یہ سب احوال مطالعہ احادیث و مراجعتِ کتب سیر سے ظاہر، ایک شعر ان کے قصیدے کا صحیح بخاری شریف میں بھی مروی:

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل[1]

(وہ گورے رنگ والے جن کے روئے روشن کے توسّل سے مینہ برستا ہے، یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ت)

محمد بن اسحٰق تابعی صاحبِ سیر و مغازی نے یہ قصیدہ بتمامہا نقل کیا جس میں ایک سو ۱۱۰ دس بیتیں مدحِ جلیل و نعتِ منیع پر مشتمل ہیں۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ، شرح صراط مستقیم میں اس قصیدہ کی نسبت فرماتے ہیں:

جلد 29 صفحہ 659

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل

محمد بن اسحٰق تابعی صاحبِ
سیر و مغازی نے یہ
قصیدہ بتمامہا نقل کیا
جس میں ایک سو ۱۱۰ دس
بیتیں مدحِ جلیل و نعتِ
منیع پر مشتمل ہیں۔

ابو طالب کا نبی کریم ﷺ کے متعلق عقیدہ اور پیروی کی وصیت

06

جلد 29 صفحہ 658،659

(ابو طالب) یقیناً جانتے تھے کہ حضور افضل المرسلین ﷺ کے سچے رسول ہیں، ان پر ایمان لانے میں جنت ابدی اور تکذیب میں جہنم دائمی ہے، بنو ہاشم کو مرتے وقت وصیت کی کہ محمد ﷺ کی تصدیق کرو فلاح پاؤ گے۔

ردِّ ناصبیت

فتاوی رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

۲۹

ابو طالب کو معرفتِ نبوت کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ سے کمال درجہ کی محبت تھی

07

فتاوٰی رضویّہ — جلد ۲۹

تعالٰی علیہ وسلم کی تصدیق کرو فلاح پاؤ گے۔ نعت شریف میں قصائد ان سے منقول، اور ان میں براہِ فراست وہ امور ذکر کیے کہ اس وقت تک واقع نہ ہوئے تھے۔ بعد بعثت شریف ان کا ظہور ہوا، یہ سب احوال مطالعہ احادیث و مراجعتِ کتب سیر سے ظاہر، ایک شعر ان کے قصیدے کا صحیح بخاری شریف میں بھی مروی:

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ — ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل[1]

(وہ گورے رنگ والے جن کے روئے روشن کے توسل سے مینہ برستا ہے، یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ت)

محمد بن اسحٰق تابعی صاحب سیر و مغازی نے یہ قصیدہ تمامہا نقل کیا جس میں ایک سو ۱۱۰ دس بیتیں مدح جلیل و نعت منیع پر مشتمل ہیں۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ شرح صراط مستقیم میں اس قصیدہ کی نسبت فرماتے ہیں:

دلالت صریح دارد بر کمال محبت و نہایت نبوت او، انتہی[2]۔	یہ قصیدہ ابوطالب کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت اور آپ کی نبوت کی انتہائی معرفت پر دلالت کرتا ہے۔ (ت)

فتاوٰی رضویّہ
مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ
۲۹
رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور
پاکستان (۵۴۰۰۰)

جلد 29
صفحہ 657

ردِّ ناصبیت

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ، شرح سفر السعادۃ / فصل در بیان عیادت بیماراں میں اس قصیدہ کی نسبت فرماتے ہیں:

یہ قصیدہ ابوطالب کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کمال محبت اور آپ کی نبوت کی انتہائی معرفت پر دلالت کرتا۔

ابوطالب کی عمر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بسر ہوئی

08

ابوطالب کی عمر خدمت و کفالت و نصرت و حمایتِ حضرت رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والتحیۃ میں کٹی اور یہ (ابولہب) ملاعنہ درپردہ وعلانیہ درپے ایذاء واضرار رہے۔

عمِ نبی حضرت عباس ایمان ابو طالب والی روایت کے راوی

حضرت عباس رضؓ سے ایک ضعیف روایت ہے کہ ابو طالب نے بوقت موت راز داری سے انھیں اسلام کی خبر دی۔